سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل

سرحد میں ادارہ حسبہ کا قیام

۱۔ ادارہ حسبہ کا قیام مجوزہ صورت میں مقاصد شریعت کی تکمیل کی بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں قرآن وسنت کے احکام کو متنازعہ بنانے کا باعث بن سکتا ہے اور مسائل کو حل کرنے کی بجائے مفاسد کا دروازہ کھول سکتا ہے۔ قانون بن جانے کی صورت میں کسی وقت کوئی حکومت بھی اس کو اپنے سیاسی اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے غیر منصفانہ طریقے پر استعمال کرسکتی ہے۔

۲۔ حسبہ کے ادارے کے قیام کا مقصد ملک میں رائج قانون بشمول مروجہ اسلامی قوانین کی تعمیل میں کوتاہیوں اور بالخصوص انتظامیہ کی ناانصافیوں کا ازالہ ہونا چاہئے، اخلاقی اور خاص طور پر ایسے امور کو حسبہ میں شامل کرنے سے جو معروف نہیں ہیں اور جن پر لوگ متفق نہیں ہیں نہ صرف حسبہ کا ادارہ بے وقار ہوسکتا ہے بلکہ اس طرح حسبہ اپنے اصل مقصد یعنی ملک میں عادلانہ حکمرانی کو یقینی بنانے کی بجائے فروعات میں الجھ کر رہ جائے گا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔

الف۔ موجودہ حالات میں قانون کی حکمرانی اور عوام کو انتظامیہ اور بالا دست طبقات کی نا انصافیوں سے نجات احتساب کا اولین مقصد ہونا چاہیے اس کے لئے نئے ادارے قائم کرنے کی بجائے پہلے سے موجود احتسابی اداروں کو زیادہ مضبوط اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔

اسلامی ریاست کی ایک اہم ذمہ داری امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے اور یہ ایک ایسا فریضہ ہے، جو اسلامی ریاستوں کو دیگر ریاستوں سے ممتاز کرتا ہے۔ اسلامی ریاست پر یہ ذمہ داری اسلامی اخلاقیات کے فروغ، اسلامی اقدار کی نشو ونما اور معاشرہ کے عمومی اسلامی مزاج کی بقا، تحفظ اور غیر اسلامی اخلاقیات واقدار سے معاشرے کو محفوظ رکھنے کے لیے عائد کی گئی ہے۔ غالباً اسی تصور کے پیش نظر حکومت سرحد نے ادارہ حسبہ کے قیام کا پروگرام بنایا اور اس ادارہ کے قیام کے لیے ایک بل تیار کیا۔

حکومت سرحد (گورنر ہاؤس پشاور) نے ادارہ حسبہ کے قیام کا یہ بل اپنے مراسلہ نمبر پی/ایس/جی ا(۲)/۳۲۴۰۲۰۰۳/۲۵/ڈبلیو/ای مؤرخہ ۲۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء کے ساتھ رائے معلوم کرنے کے لیے کونسل کو ارسال کیا تھا مگر اس وقت کی کونسل کی مدت اس مراسلہ کے موصول ہونے سے قبل، ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ختم ہوگئی تھی، اس لیے دفتر کونسل کی جانب سے حکومت سرحد کو یہ اطلاع دی گئی کہ کونسل کی تشکیل نو کے بعد یہ مسئلہ کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ادارہ حسبہ کے قیام کی اصولی تجویز قبل ازیں کونسل ہی کی طرف سے ۱۹۹۳ء میں پیش کی گئی تھی، جس میں حسبہ کا ادارہ بطور فیڈرل حسبہ اتھارٹی تجویز کیا گیا اور اس کے قیام کے لیے مجوزہ مسودہ بھی پیش کیا گیا تھا (ملاحظہ فرمائیں: رپورٹ معاشرتی اصلاحات، ص ۱۰۸-۱۲۵، مطبوعہ ۱۹۹۳ء) لیکن بعد میں وفاقی محتسب کے ادارہ کے قیام کے بعد اس ادارہ کی ضرورت نہیں رہی تھی، اس لیے حتمی رپورٹ میں ادارہ حسبہ کی اصولی تجویز تو شامل تھی لیکن اس کے قیام کا مجوزہ مسودہ شامل نہیں کیا گیا تھا۔ وزارت مذہبی امور کی جانب سے اس تجویز کا مسودہ بعنوان "اقامت صلوٰۃ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر (حسبہ کے ادارہ کا قیام) آرڈیننس ۲۰۰۱ء" پیش کیا گیا تھا، جس کے بارے میں کونسل نے اپنے ملاحظات پیش کیے تھے

ب۔ حسبہ کے مجوزہ مسودہ میں دفعہ نمبر ۲۳ کے تحت جو ۱۲ اختیارات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر واضح اور متعین نہیں ہیں اور معروف ومنکر کی تعریف پر پورا نہیں اترتے۔ چنانچہ ان کا نفاذ اکثر محتسب اور حسبہ فورس کی صوابدید پر منحصر ہوگا۔ مجوزہ مسودے میں دفعہ ۲ (۲،۴) میں درج تعریفات سے بھی اس خدشے کو بالخصوص تقویت ملتی ہے جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر تو ہے لیکن معروف ومنکر کی بنیادی اور اہم اصطلاحات کی تعریفات نہیں کی گئی ہیں اور انہیں مزید مبہم بنا دیا گیا ہے۔ کونسل کی رائے میں معروف اور منکر کی تعریف کتاب وسنت کی روشنی میں ایسی تعبیر ہو جو مختلف فرقوں کے نزدیک معتبر ومعروف ہو۔

ج۔ فقہ جعفریہ میں حسبہ کے احکام موجود نہیں ہیں۔

۳۔ مجوزہ بل دستور پاکستان کی کئی شقوں، خصوصاً آرٹیکل ۱۷۵(۳) بابت عدلیہ کی آزادی) اور قرارداد مقاصد (جو موجودہ آئین کا حصہ ہے) سے متصادم ہے کیونکہ مجوزہ مسودے میں (دفعہ نمبر ۳(۱)) محتسب کی تقرری کو

(تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: سالانہ رپورٹ ۲۰۰۱ء، ص ۶۳-۹۳)۔ کونسل نے سرحد حکومت کی طرف سے ارسال کردہ مجوزہ مسودے پر اپنے ۱۵۴ویں اجلاس (۱۲-۱۳/اگست ۲۰۰۴ء) میں شق وار غور کیا اور کافی بحث وتمحیص کے بعد طے کیا کہ موجودہ شکل میں مسودہ بل مقاصد شریعت کو پورا کرنے کی بجائے احکام اسلام کو متنازعہ بنادے گا لہٰذا کونسل نے مسودہ میں ترامیم کے لیے اتفاق رائے سے جو سفارشات منظور کیں، وہ افادہ عام کے لیے شائع کی جارہی ہیں۔ (محمد خالد سیف)

وزیر اعلی کے مشورے سے مشروط کر کے اس کی حیثیت کو سیاسی بنا دیا گیا ہے۔ محتسب کے تقرر کا اختیار صرف گورنر کو ہونا چاہیے۔ اسی طرح مشاورتی کونسل اور مصالحتی کمیٹیوں کے قیام (مجوزہ حسبہ بل دفعہ نمبر ۱۴، ۱۸، ۲۴) سے بھی محتسب کی آزادی متاثر ہوسکتی ہے اوراس کے فیصلوں پر سیاسی دباؤ پڑ سکتا ہے۔ محتسب چاہے تو کسی سے بھی مشورہ کر سکتا ہے لیکن اسے مخصوص افراد یا اداروں سے مشورے کا پابند کرنا مناسب نہیں۔

۴- محتسب کے فرائض کے لحاظ سے اس کے عہدے کی نوعیت جج کے عہدے سے مماثل ہے اس لئے اس کی مطلوبہ استعداد دستور میں درج شریعت کورٹ کے جج بننے کی اہلیت کے مطابق ہونی چاہیے۔ مجوزہ مسودے (دفعہ ۳ (۲)) میں درج اضافی شرائط ''وفاقی شرعی عدالت'' اور ''مستند عالم دین'' غیر ضروری ہیں۔

قانون کی حکمرانی اور عوام کو انتظامیہ اور بالا دست طبقات کی نا انصافیوں سے نجات احتساب کا اولین مقصد ہونا چاہئے اس کیلئے نئے ادارے قائم کرنے کی بجائے پہلے سے موجود احتسابی اداروں کو زیادہ مضبوط اورمؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔

۵- محتسب کے فیصلے کے خلاف عرضداشت گورنر کو ہونا چاہیے۔ مجوزہ بل میں اس کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ اس طرح کی قانونی گنجائش نہ ہونے کی صورت میں مجوزہ بل کی دفعہ نمبر ۲۱ کھلم کھلا استبداد کا دروازہ کھول سکتی ہے۔ مذکورہ شق بابت استثناء میں محتسب کے کسی بھی حکم کو کسی بھی عدالت کی کسی قسم کی مداخلت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ اس حکم کی قانونی حیثیت کے بارے میں بھی کسی قسم کا سوال نہیں اٹھایا جاسکتا۔

۶- مجوزہ بل میں دفعہ ۲۲ کے تحت مذکور ''حسبہ فورس'' کی بجائے حسبہ رضا کاران (مطوّع) کی تشکیل ہونی چاہئے۔ بہرحال ان کے فرائض منصبی کی قانونی وضاحت ضروری ہوگی۔ اسلامی احکام کی رو سے ان کو دانش وحکمت کے ساتھ وعظ وارشاد کا طریق عمل اختیار کرنا چاہیے۔

۷- پاکستان میں محتسب کا قانون اور ادارہ پہلے سے موجود ہے اور بنیادی طور پر حسبہ کے مقاصد کے لئے مرکز اور تین صوبوں میں مفید کام سرانجام دے رہا ہے۔ پہلے سے موجود محتسب کا ادارہ انتظامیہ کے خلاف شکایات کے علاوہ ناانصافیوں اور اخلاقی خرابیوں مثلاً رشوت ستانی وغیرہ کے بارے میں متعلقہ محکموں سے باز پرس کرنے کا اختیار رکھتا ہے اوران اداروں کو مشورہ بھی دے سکتا ہے۔ مجوزہ بل اس قانون سے تصادم پیدا کرے گا۔ کونسل کی سفارش ہے کہ متوازی ادارے قائم کرنے کی بجائے سرحد میں صوبائی محتسب کا قیام عمل میں لایا جانا بہتر ہوگا۔

۸- مجوزہ بل میں ضلعی اور تحصیل محتسب کے تقرر کی بھی تجویز ہے۔ جب کہ لوکل باڈیز آرڈی ننس کے تحت پہلے ہی ضلعی محتسب کا ادارہ موجود ہے (دیکھئے دی نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس، ۲۰۰۱، این ڈبلیو ایف پی آرڈیننس نمبر ۱۴، ۲۰۰۱، دفعہ ۱۳۴، اور شیڈول ۳)۔ اس طرح جہاں ان اداروں میں باہمی تصادم کا خطرہ ہے وہاں یہ تجویز محتسب کے کئی مختلف متوازی نظامات کو جنم دے گی۔ البتہ لوکل باڈیز آرڈیننس کی رو سے ڈسٹرکٹ محتسب کو وزیر لوکل باڈیز کے تحت بتایا گیا ہے۔ یہ انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ محتسب کا ادارہ انصاف کے حصول میں آزاد ہونا چاہیے۔

۹- کونسل یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ محتسب کو برطرف کرنے کا اختیار سپریم جوڈیشل کونسل کو ہی ہونا چاہیے جیسا کہ پاکستان میں محتسب کے مروجہ قانون میں کہا گیا ہے۔

۱۰- کونسل یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ محتسب کی میعاد ملازمت میں بھی توسیع نہیں ہونی چاہیے تا کہ توسیع کی خواہش اس کے فیصلوں پر اثر انداز نہ ہوسکے۔

۱۱- کونسل امید کرتی ہے کہ مجوزہ بل پر بحث کے وقت کونسل کی سفارشات کو شامل بحث کیا جائے گا اوران کی روشنی میں بل میں مناسب ترامیم کی جائیں۔گی۔

حسبہ ایکٹ کا مکمل متن

حسبہ ایکٹ کا مکمل متن بطور ضمیمہ اگلے صفحہ پر دیا جارہا ہے، تا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا سیاق وسباق پوری طرح واضح ہوسکے۔

حسبہ ایکٹ مکمل متن

تمہید

ہرگاہ کہ اس تمام کائنات میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس ملک خداداد کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اس کے تفویض کردہ اختیارات ایک مقدس امانت ہیں۔

وہرگاہ کہ اسلامی نظام کی ترویج کا تانا بانا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے گرد گھومتا اور پروان چڑھتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے علاوہ دیگر اقدامات کے ایک ایسے ادارہ احتساب کا قیام بھی ضروری ہے جو معاشرے کے ہر طبقے بشمول خواتین، اقلیت وکم سن بچوں کے حقوق کی موثر طور پر نگرانی کرسکے اور انہیں معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے ممکنہ برائیوں اور ناانصافیوں سے بچا سکے۔

وہرگاہ کہ یہ بھی ضروری ہے کہ احتساب کے حوالے سے محتسب کے دائرہ اختیار کو سرکاری انتظامیہ و دفاتر تک پھیلایا جائے تا کہ انتظامیہ میں ممکنہ ناہمواریوں، ناانصافیوں، زیادتیوں اور اختیارات کے بے جا استعمال کا ازالہ کیا جاسکے۔

۱۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

۱۔ اس قانون کو شمال مغربی سرحدی صوبہ حسبہ ایکٹ مجریہ ۲۰۰۳ء کے نام سے پکارا جائیگا۔

۲۔ اس کا اطلاق پورے صوبہ سرحد پر ہوگا۔

۳۔ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ تعریفات

اس ایکٹ میں مذکور اصطلاحات کی تعریف (بشرط موافقت سیاق وسباق) درج ذیل ہوگی۔

۱۔ ''ایجنسی'' سے مراد محکمہ، کمیشن یا دفتر صوبائی حکومت، کارپوریشن یا کوئی دوسرا ادارہ جو کہ صوبائی حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کے زیر کنٹرول ہو لیکن اس میں عدالت عالیہ اور اس کے تحت اور زیر کنٹرول عدالت ہائے شامل نہیں ہوں گے۔ البتہ صوبائی اسمبلی کا سیکرٹریٹ اس میں شامل ہوگا۔

۲۔ ''امر بالمعروف'' سے مراد ہے نیکی کا حکم دینے کی ذمہ داری کو پورا کرنا جیسا کہ قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ میں بیان کیا گیا ہے۔

وضاحت

قانون ہذا کی اغراض کیلئے ''امر بالمعروف'' سے مراد ایسے معاملات میں نیکی کا حکم دینا ہے جہاں سوائے قانون ہذا کے تحت مہیا کی گئی صورت کے اصلاح کی کوئی دوسری قانونی، عدالتی یا انتظامی صورت موجود نہ ہو۔

۳۔ حسبہ فورس سے مراد وہ فورس ہے جو محتسب کو پولیس فورس سے وقتاً فوقتاً مہیا کی جائے۔

۴۔ ''نہی عن المنکر'' سے مراد ہے برائی سے روکنے کی ذمہ داری پوری کرنا جیسا کہ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ میں اس کا تقاضا کیا گیا ہے۔

وضاحت

قانون ہذا کی اغراض کے لئے نہی عن المنکر سے مراد ایسے معاملات میں برائی سے روکنا ہے جہاں سوائے قانون ہذا کے تحت مہیا کی گئی صورت کے اصلاح کی کوئی دوسری قانونی، عدالتی یا انتظامی صورت موجود نہ ہو۔

۵۔ بدانتظامی میں ہر وہ فیصلہ، اقدام اور سفارش اور عمل اور کوتاہی شامل ہوگی جو......

ا۔ خلاف قانون، وخلاف قاعدہ، خلاف ضابطہ یا طے شدہ ضابطہ کار کے خلاف ہو لیکن اس میں ایسے فیصلے یا اقدام شامل نہیں ہونگے جس کیلئے معقول وجوہات موجود ہوں یا نیک نیتی کے تحت صادر کئے گئے ہوں یا اٹھائے گئے ہوں۔

ب۔ جانبدارانہ، تکلیف دہ، نامعقول، غیر منصفانہ، سنگدلانہ اور امتیازی ہو یا

ج۔ غیر متعلقہ دلائل پر مبنی ہو یا

د۔ قانونی اختیارات کا ناجائز استعمال یا پھر قانونی اختیارات کے استعمال میں غفلت جس کا مقصد ذاتی اغراض کا حصول ہو جیسا کہ رشوت، اقرباء پروری، بے جا حمایت اور اختیارات سے تجاوز۔

ر۔ غفلت، بے توجہی، تاخیر، صلاحیت کا فقدان، عدم دلچسپی یا اسی طرح کے دیگر عوامل جو ذمہ داری اور فرائض کی انجام دہی میں روا رکھا گیا ہو۔

۶۔ ''دفتر'' سے مراد حسبہ صوبہ سرحد کا دفتر ہے۔

۷۔ ''صوبائی مشاورتی کونسل'' سے مراد وہ کونسل ہے جو ایکٹ ہذا کے تحت قائم کی جائے۔

۸۔ ''صوبہ'' یا ''صوبہ سرحد'' سے مراد شمال مغربی سرحدی صوبہ ہوگا۔

۹۔ ''محتسب'' سے مراد صوبائی محتسب اور ضلعی محتسب ہوگا جو ایکٹ ہذا کے تحت مقرر کیا جائے گا۔

۱۰۔ ''قواعد'' سے مراد ایکٹ ہذا کے تحت بنائے گئے قواعد ہوں گے۔

۱۱۔ ''پبلک سرونٹ'' سے مراد دفعہ ۲۱ تعزیرات پاکستان سال (۱۸۶۰ء) میں بیان کردہ اشخاص سے ہے۔

۱۲۔ ''سٹاف'' سے مراد ملازم یا دفتر کا کمشنر، منتخب/ نامزد شریک کار، مشیر، ماہر، ماتحت، افسر رابطہ افسر وغیرہ ہوگا۔

۱۳۔ ''حکومت'' سے مراد حکومت صوبہ سرحد ہوگا۔

۱۴۔ ''عالم دین'' سے مراد (H-E-C) (ہائیر ایجوکیشن کمیشن) سے منظور شدہ وفاقہائے میں سے کسی وفاق کا شہادۃ العالمیہ کا حامل ہونے کے ساتھ کم ازکم میٹرک پاس شخص ہے۔

۱۵۔ ''ماہر وکیل'' سے مراد وہ شخص ہے جو وکالت کے پیشہ میں دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

۱۶ ''صحافی'' سے مراد وہ شخص ہے کہ جو ایم۔ اے جرنلزم ہو یا شعبہ صحافت میں دس سالہ تجربہ رکھتا ہو۔

۳۔ محتسب کا تقرر

ا۔ صوبہ سرحد کیلئے ایک محتسب ہوگا جس کا تقرر گورنر صوبہ سرحد، وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے مشورے سے کریگا۔

۲۔ محتسب وہ شخص ہوگا جو مستند عالم دین اور وفاقی شرعی عدالت کا جج بننے کا اہل ہو۔

۳۔ چارج سنبھالنے سے قبل محتسب گورنر صوبہ سرحد کے روبرو شیڈول میں دیئے گئے حلف نامہ کے مطابق اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔

۴۔ محتسب جملہ امور کی انجام دہی میں اور اختیارات خود کے استعمال میں آزادی، دیانتداری اور محنت سے کام لے گا اور صوبہ کے تمام حکام ان کی معاونت کرنے کے پابند ہوں گے۔

۴۔ میعاد

ا۔ صوبائی محتسب کے عہدہ پر کسی شخص کا تقرر ۴ سال کیلئے ہوگا البتہ مجاز اتھارٹی کو اس مدت میں مزید توسیع کرنے کا اختیار ہوگا۔

۲۔ محتسب کسی بھی وقت تحریری استعفیٰ پیش کر کے خود کو فارغ کر سکتا ہے۔

۵۔ ممانعت

ا۔ محتسب اپنی تقرری کے دوران اور کوئی منافع بخش عہدہ یا پیشہ اختیار نہیں کر سکے گا۔

۲۔ محتسب اپنی میعاد تقرری کے اختتام سے دو سال کے عرصہ تک قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہ ہوگا۔

۶۔ محتسب کے شرائط ملازمت اور تنخواہ وغیرہ

ا۔ صوبائی محتسب ان جملہ مراعات، الاؤنسز کا تنخواہ کا حقدار ہوگا جو وفاقی شرعی عدالت کے جج کو حاصل ہیں۔

۲۔ ضلعی محتسب ان جملہ مراعات تنخواہ الاؤنسز کا حقدار ہوگا جو سیشن جج کو حاصل ہیں۔

۳۔ محتسب کو ذہنی یا جسمانی معذوری یا بدعنوانی کے ارتکاب کی بناء پر معزول کیا جاسکتا ہے اور اس سلسلے میں محتسب کو قبل از وقت نوٹس دیا جائے گا اور اگر محتسب اپنی معزولی کے وجوہات کو غلط سمجھتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وصولی نوٹس کے ایک ہفتہ کے اندر عدالت عالیہ سے رجوع کرے جس کی شنوائی عدالت عالیہ پشاور کے ڈویژن بنچ کے روبرو ہوگی اور اگر ایسی سماعت ۹۰ دن کے اندر مکمل نہ ہوئے تو محتسب کے خلاف نوٹس معزولی مؤثر ہو جائے گی۔

۴۔ اگر محتسب مذکورہ دفعہ کے ذیلی دفعہ ۳ کے تحت سماعت کی درخواست کرے تو اسی تاریخ سے وہ اپنا فرض منصبی بجالانے سے فوراً رک جائے گا اور گورنر سرحد اس کی جگہ قائم مقام محتسب مقرر کرے گا۔

۵۔ اگر محتسب کو بدعنوانی کے الزام کے تحت ہٹایا گیا ہو تو وہ کسی سرکاری محکمے میں ملازمت اور قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہ ہوگا۔

۷۔ قائم مقام محتسب

ا۔ اگر صوبائی محتسب کسی وجہ سے مثلاً رخصت وغیرہ کی بناء پر اپنے دفتر میں حاضر نہ ہو تو مجاز اتھارٹی کسی بھی ضلعی محتسب کو اسکی جگہ قائم مقام صوبائی محتسب مقرر کریگی۔

۲۔ اگر صوبائی محتسب کا عہدہ کسی اور وجہ سے خالی ہو تو گورنر قائم مقام محتسب مقرر کریگی۔

۸۔ سٹاف کی تقرری اور شرائط ملازمت

ا۔ محتسب کے سٹاف ممبران کا تعین اور ان کی شرائط ملازمت اور تنخواہ والاؤنسز حکومت مختص کرے گی۔

ب۔ محتسب اور اس کے اسٹاف ممبران وغیرہ کے اخراجات آئین کے آرٹیکل ۱۱۸ میں مذکور فنڈ سے ادا کئے جائیں گے۔

ج۔ ضلع محتسب جدول ب میں دیئے گئے حلف نامہ کے مطابق صوبائی محتسب کے روبرو اپنے عہدے کا حلف اٹھائینگے۔

۹۔ محتسب کے اختیارات وفرائض

محتسب کسی شخص کی تحریری یا زبانی درخواست پر یا عدالت عالیہ، عدالت عظمیٰ یا کسی بھی عدالت یا صوبائی اسمبلی کے ریفرنس پر یا ازخود نوٹس لیکر۔

ا۔ کسی بھی ایجنسی یا اس کے اہلکار یا ملازم کے خلاف بدانتظامی کے الزام یا الزامات کی تفتیش کریگا۔

ب۔ صوبائی سطح پر اسلامی اخلاق اور آداب کی نگرانی کریگا۔

ج۔ صوبائی حکومت کے قائم کردہ یا اس کے زیر کنٹرول ذرائع ابلاغ کی اس نہج پر نگرانی کریگا کہ نشریات اسلامی اقدار کے ترویج کیلئے کارآمد ہوں۔

د۔ اشخاص، ایجنسی ہائے اور حکام کو جو صوبائی حکومت کے زیر انتظام کام کرتے ہوں خلاف شریعت کام کرنے سے روکنے کے لئے احکامات جاری کریگا اور اچھی حکمرانی کی ترغیب دے گا۔

ذ۔ ایسی ہدایات اور اصول وضع کریگا جو اس دفعہ کے تحت کام کرنے والے حکام کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہو۔

ر۔ صوبائی انتظامیہ کے کام کو سہل اور مؤثر بنانے کے لئے مدد فراہم کریگا۔ شرط یہ ہے کہ محتسب اس امر یا امور میں دخل نہ دے گا جو کسی بھی مجاز عدالت میں زیر سماعت ہوں یا جو حکومت اور بیرونی حکومتوں اور ایجنسیوں کے معاہدہ وغیرہ سے متعلق ہوں اور یا ان امور سے متعلق ہوں جو دفاع، بری، بحری اور ہوائی فوج اور ان کے متعلق قوانین سے وابستہ ہوں۔

ز۔ ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کیلئے خصوصاً بدانتظامی کے اسباب اور معاشرتی ناانصافی دور کرنے کے لئے مطالعاتی وتحقیقی تربیت کیلئے مناسب قدم اٹھائیگا۔

س۔ محتسب اپنے اختیارات وفرائض کی بجاآوری کیلئے ماہرین ومعاونین کی خدمات حسب ضرورت بلا معاوضہ یا بہ ادائیگی معاوضہ حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱۰۔ ضابطہ کار اور شہادۃ

ا۔ شکایات تحریری طور پر یا زبانی طور پر یا متاثرہ فرد یا افراد کی جانب سے یا ان کی فوتیدگی کی صورت میں ان کے ورثاء کی طرف سے محتسب کے دفتر میں خود محتسب یا متعلقہ اسٹاف ممبر کو دستی طور پر یا بذریعہ ڈاک، ای میل اور فیکس وغیرہ سے پہنچایا جائیگا۔

۲۔ اگر محتسب کسی معاملہ میں تفتیش کرنا چاہے تو متعلقہ شکایت کی بابت ایجنسی کے پرنسپل دفتر یا اس

کے ذیلی دفتر کو براہ راست نوٹس جاری کرتے ہوئے جوابدہی کا حکم دے گا اور اگر مناسب وقت پر متعلقہ ایجنسی یا اس کے زیرکنٹرول افسر مجاز کی طرف سے جواب موصول نہ ہو تو محتسب از خود تفتیش کا آغاز کرے گا یہ تفتیش غیر رسمی ہوگی تاہم مخصوص حالات میں محتسب کسی بھی ضابطہ کار کو عمل میں لا سکتا ہے محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ ایکٹ ہذا کے تحت بنائے گئے قواعد کی رو سے متاثرہ فریق یا اس کی طرف سے پیش کئے جانے والے گواہوں کا خرچہ اسے ادا کرے۔ محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ بذاتِ خود یا اس کا نامزد کردہ اہل کار متعلقہ ایجنسی کے دفتر کا ریکارڈ چیک کرے بشرطیکہ مملکت کے راز سے متعلق نہ ہو۔ اگر محتسب کسی شکایت پر کسی قسم کی کارروائی مناسب نہیں سمجھتا تو وہ شکایت کنندہ کو اس سے متعلق اطلاع دے گا۔ محتسب کو اختیار ہوگا کہ ایکٹ ہذا میں تفویض شدہ اختیارات کو روبہ عمل لانے کیلئے ضابطہ کار اور طریقہ کار از خود وضع کرے۔

۱۱۔ نفاذ احکامات

شکایت پر کارروائی مکمل کرنے کے بعد محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ اس پر عمل درآمد کیلئے متعلقہ محکمہ کے افسر مجاز کو حکم نامہ جاری کرے اور ساتھ ساتھ دوسرے اقدامات جو وہ مناسب سمجھے اٹھائے۔ متعلقہ ایجنسی حکم نامہ میں درج میعاد کے اندر اپنی طرف سے اٹھائے گئے اقدام سے محتسب کو مطلع کرے گا اور حکم عدولی کی صورت میں متعلقہ ایجنسی/ حاکم اہل کار کے خلاف محتسب کی سفارش پر درج ذیل کارروائی ہوگی۔

ا۔ حکومت صوبہ سرحد کا ملازمین سے برخاستگی کے قانون مجریہ ۲۰۰۰ء کے تحت مقرر کردہ کوئی ایک یا زائد کارروائی۔

ب۔ دوران تفتیش محتسب اور اس کے اہلکار کے ساتھ تعاون نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ حاکم اہلکار کے خلاف مداخلت بکار سرکار کے جرم میں کارروائی۔

۲۔ ایکٹ ہذا کے تحت کارروائی کے لئے محتسب کو وہ جملہ اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ ضابطہ دیوانی کے تحت فریقین کی طلبی ان کے بیانات قلمبند کرنے، دستاویزات پیش کرنے، شہادت حاصل کرنے کی بابت عدالت کو حاصل ہیں۔

۳۔ اگر محتسب مطمئن ہو کہ زیر بحث شکایت کی بابت کسی بھی سرکاری اہل کار نے قابل تعزیر جرم کا ارتکاب کیا ہے یا اس کے خلاف دیوانی مقدمہ قائم ہو سکتا ہے تو متعلقہ ایجنسی کو حسب قانون مذکورہ بالا کارروائی کا حکم دے گا۔

۱۲۔ دستاویزات تک رسائی

محتسب اور اس کے اہل کار یا حسبہ فورس کا کوئی ممبر تفتیش کی عرض سے اور دستاویزات تک رسائی کے لئے کسی بھی سرکاری دفتر میں داخل ہونے کا مجاز ہوگا اور دوران تفتیش متعلقہ ریکارڈ کا معائنہ اور نقولات حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔ بشرطیکہ محتسب کا مذکورہ اہل کار ریکارڈ سے کوئی دستاویز قبضے میں لینے کی صورت میں رسید حوالہ کرنے کا پابند ہوگا۔

۱۳۔ توہین محتسب

محتسب کو توہین عدالت کی سزا دینے میں وہ اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ عدالت عالیہ کو حاصل ہیں:

۱۴۔ صوبائی مشاورتی کونسل

ا۔ صوبائی محتسب اپنے لئے ایک صوبائی مشاورتی کونسل مقرر کرے گا جس کا وہ خود سربراہ ہوگا جس کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

الف۔ دو مستند عالم دین

ب۔ دو سینئر وکلاء

ج۔ ایک صحافی اور

د۔ دو ایسے حکومت کے نمائندے جو بی، پی، ایس ۲۰ میں تعینات ہوں۔

۱۵۔ اجلاس مشاورتی کونسل

ا۔ صوبائی محتسب حسب ضرورت کسی بھی امر یا امور میں مشاورت کے لئے صوبائی مشاورتی کونسل کا اجلاس بلائے گا اور اس کیلئے وقت اور جگہ کا تعین کرے گا۔

۲۔ صوبائی محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ مشاورتی کونسل کے غیر سرکاری ممبران کو مناسب اعزازیہ ادا کرے۔

۱۶۔ ضلعی محتسب

ا۔ صوبائی محتسب ایک یا ایک سے زائد ضلعوں کے لئے ضلعی محتسب مقرر کرے گا۔

۲۔ صوبائی مشاورتی کونسل کا غیر سرکاری ممبر بننے کی اہلیت کے حامل کسی بھی شخص کو ضلع محتسب مقرر کیا جا سکے گا۔

۳۔ ایک سے زائد اضلاع کے لئے ضلعی محتسب مقرر کرنے کی صورت میں اس کے مرکزی دفتر کا تعین صوبائی محتسب کریگا۔

۱۷۔ تفویض اختیارات

محتسب تحریری حکم کے ذریعے اپنے اختیارات تحریر میں مذکور طریقے و شرائط کے مطابق ضلعی محتسب کو منتقل کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱۸۔ ضلعی مشاورتی کونسل

ا۔ ضلعی محتسب اپنی تقرری کے فوراً بعد کم از کم پانچ رکنی ضلعی مشاورتی کونسل قائم کرے گا جس کا سربراہ وہ خود ہوگا ممبران میں سے ایک عالم دین، ایک قانون دان، ایک صحافی اور ایک ایسا شخص جو متعلقہ ضلع کا معزز ہو اور اچھی شہرت کا حامل ہو اور ایک ضلعی افسر جو صوبائی حکومت کے زیرکنٹرول ہو۔

۲۔ ضلعی مشاورتی کونسل ان امور پر مشورہ دے گی جو اسے وقتاً فوقتاً ضلع محتسب حوالہ کرے گا۔

۱۹۔ تحصیل محتسب

ضلعی محتسب، صوبائی محتسب کی اجازت سے حسب ضرورت تحصیل کی سطح پر نمائندہ مقرر کر سکے گا۔

۲۰۔ ملازم سرکار

محتسب اور اس کے اہل کار بشمول حسبہ فورس تعزیرات پاکستان کے دفعہ ۲۱ کے تحت پبلک سرونٹ تصور ہوں گے۔

۲۱۔ استثناء

کوئی بھی عدالت یا ادارہ محتسب کے حکم یا اس کی کارروائی وعدم صحت کے سوال پر کسی قسم کی مداخلت کا مجاز نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی بھی عدالت اس بابت کوئی حکم امتناعی جاری کر سکے گی۔

۲۲۔ حسبہ فورس

ایکٹ ہذا کے تحت امور کی انجام دہی کے لئے محتسب کو حسب ضرورت پولیس فورس مہیا کی جائیگی۔

۲۳۔ محتسب کے اختیارات (خصوصی)

دفعہ ۹ کے تحت تفویض شدہ اختیارات کو متاثر کئے بغیر محتسب کو درج ذیل اختیارات حاصل ہونگے۔

۱۔ پبلک مقامات پر اسلام کی اخلاقی اقدار کی پابندی کروانا۔

۲۔ تبذیر یا اسراف کی حوصلہ شکنی خصوصاً شادیوں اور اسطرح کے دیگر خاندانی تقریبات کے موقع پر۔

۳۔ جہیز دینے میں اسلامی حدود کی پابندی کروانا۔

۴۔ گداگری کی حوصلہ شکنی کرنا۔

۵۔ افطار اور تراویح کے وقت اسلامی شعائر کے احترام اور ادب وآداب کی پابندی کروانا۔

۶۔ عیدین کی نمازوں کے وقت ایسی مساجد کے آس پاس جہاں نماز جمعہ ہو رہی ہو کھیل تماشے اور تجارتی لین دین کی حوصلہ شکنی کرنا۔

۷۔ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی اور انتظام میں غفلت کا سدباب کروانا۔

۸۔ کم عمر بچوں کو ملازم رکھنے کی حوصلہ شکنی کرنا۔

۹۔ غیر متنازعہ مالی دعاوی کے تصفیے میں غیر ضروری تاخیر کو روکنا۔

۱۰۔ جانوروں پر ظلم روکنا۔

۱۱۔ مساجد کی دیکھ بھال میں غفلت کا سدباب کروانا۔

۱۲۔ آذان وفرض نمازوں کے وقت اسلامی شعائر کے احترام وآداب کی پابندی کروانا۔

۱۳۔ لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال اور مساجد میں فرقہ ورانہ تقاریر سے روکنا۔

۱۴۔ غیر اسلامی معاشرتی آداب کی حوصلہ شکنی کرنا۔

۱۵۔ پبلک مقامات پر ناشائستہ رویہ اختیار کرنے سے روکنا۔

۱۶۔ آوارہ گردی کا تدارک کروانا۔

۱۷۔ پیشہ ورتعویذ فروشی، گنڈے، دست شناس، اور جادوگری کا سدباب کرنا۔

۱۸۔ اقلیتی حقوق کا تحفظ خصوصاً ان کے مذہبی مقامات اور وہ جگہ جہاں مذہبی روایات ادا کیے جا رہے ہوں کا تقدس ملحوظ رکھنا۔

۱۹۔ غیر اسلامی رسومات جس سے خواتین کے حقوق متاثر ہوں خصوصاً غیرت کے نام پر قتل کے خلاف اقدام اٹھانا، میراث میں خواتین کو محروم رکھنے کا سدباب، رسم ''سورہ'' کا تدارک کروانا اور خواتین کے شرعی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

۲۰۔ ناپ تول کی نگرانی اور ملاوٹ کا تدارک کروانا۔

۲۱۔ مصنوعی گرانی کا سدباب کروانا۔

۲۲۔ سرکاری املاک کی حفاظت کی نگرانی کروانا۔

۲۳۔ سرکاری محکمہ جات میں رشوت ستانی کا تدارک کروانا۔

۲۴۔ سرکاری اہلکاریں عوام کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

۲۵۔ والدین کی نافرمانی پر مواخذہ کرنا۔

۲۶۔ کوئی دوسرا امر یا امور جو وقتاً فوقتاً صوبائی محتسب مشاورتی کونسل کے مشورہ سے متعین کرے۔

۲۷۔ (الف) غیر متنازعہ مالی امور میں متاثرہ فریق کی مناسب دادرسی کرنا۔

(ب) قتل، اقدام قتل یا ایسے دیگر جرائم میں جس میں سے امن وامان میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو متعلقہ فریق یا قبیلوں کے درمیان مصالحت کروانا۔

۲۴۔ مصالحتی کمیٹی

۱۔ صوبائی محتسب، ضلع محتسب کے مشورہ سے دفعہ ۲۳ کے شق (۲۷) کے تحت امر/امور کی انجام دہی کے لئے ہر تھانہ کی سطح پر ایک مصالحتی کمیٹی قائم کرے گا جو درج ذیل پانچ ارکان پر مشتمل ہوگی:

۱۔ مستند عالم دین۔
۲۔ ایک مقامی وکیل۔
۳۔ مقامی ایم پی اے کا ایک نمائندہ۔
۴۔ علاقے کا ایک معزز۔
۵۔ متعلقہ تھانے کا ایس ایچ او یا اس کا نمائندہ۔

۲۔ صوبائی محتسب، ضلعی محتسب کے مشورہ پر مصالحتی کمیٹی کے ممبران میں سے کسی کو کسی وقت معزول کرسکتا ہے۔

۲۵۔ جرم ناقابل دست اندازی پولیس

ایکٹ ہذا کے دفعہ ۲۳ کے تحت امور کی انجام دہی سے متعلق محتسب کے حکم کی خلاف ورزی ناقابل دست اندازی پولیس جرم ہوگا جس کی سزا (۶) ماہ تک قید اور مبلغ ۲ ہزار روپے تک جرمانہ ہوگی۔

۲۶۔ اختیارات قواعد

صوبائی محتسب ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے اور اسے موثر بنانے کے لئے حسب ضرورت ایکٹ ہذا سے موافق قواعد مرتب کریگا۔

۲۷۔ بالاتر حیثیت

ایکٹ ہذا اپنے مضامین (Provisions) کی حدتک مروجہ نافذ العمل کسی بھی قانون سے بالاتر حیثیت کا حامل ہوگا۔

۲۸-ایکٹ ہذا کے نفاذ میں کسی مشکل یا رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت مناسب نوٹیفکیشن جاری کرنے کا مجاز ہوگی۔